U.S. Information Service
1959-170
ABRAHAM LINCOLN (cartoon book - IPS)
Urdu - 25,000 for Pakistan
URDU

ابرہام لنکن

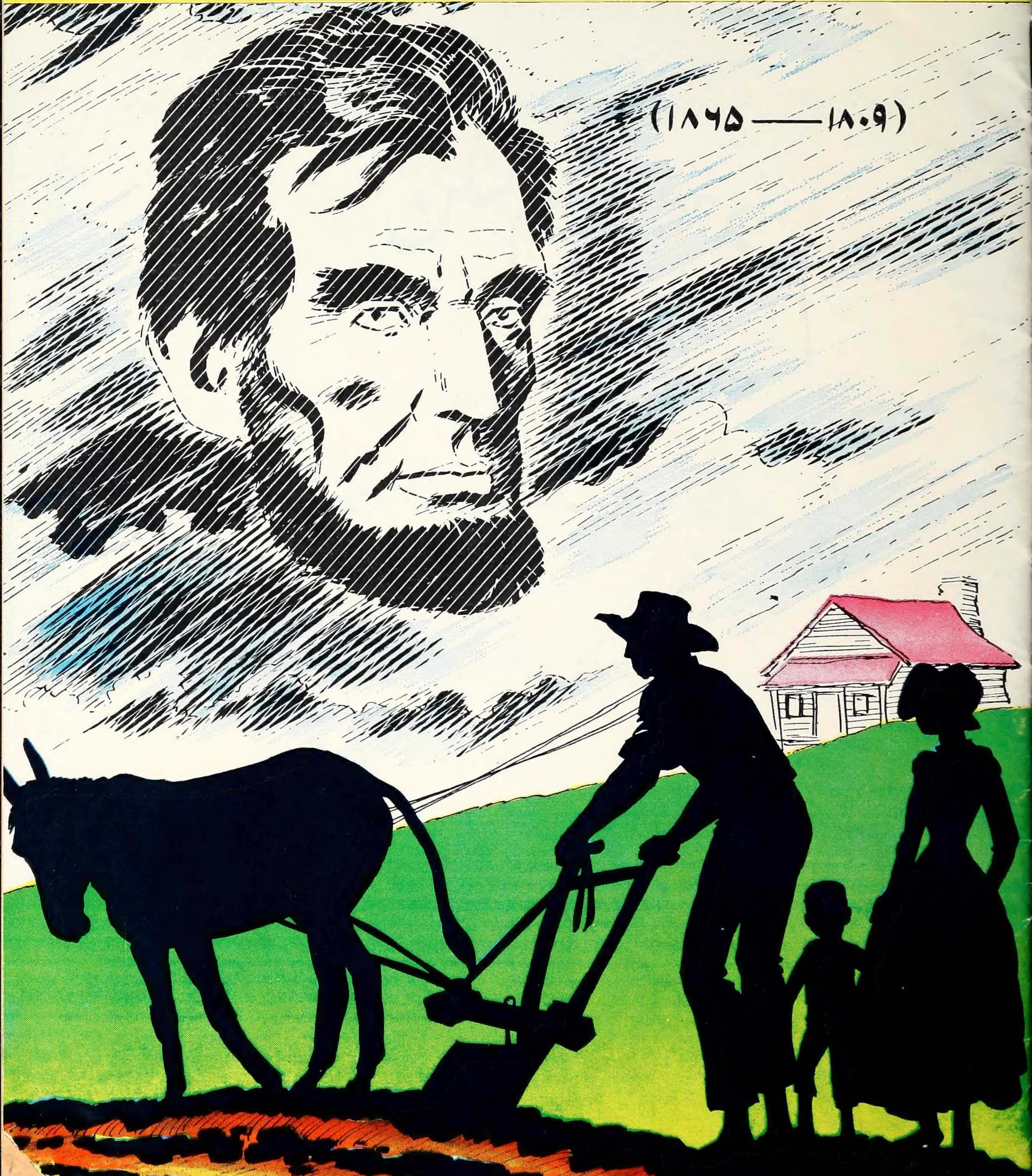

URDU
1959-170
U.S.Information Serv.
Abraham Lincoln 1809-1865
LINCOLN NATIONAL
LIFE FOUNDATION

ابرھام لنکن

۱۸۰۹ — ۱۸۶۵

ریاستہائے متحدہ امریکہ

کے

سولہویں صدر

لنکن کا خطبۂ گیٹسبرگ

ذیل میں وہ تقریر درج کی جا رہی ہے جو صدر لنکن نے خانہ جنگی کے دوران گیٹسبرگ کے میدان جنگ میں، لڑائی کے بعد کی تھی۔ اس موقع پر انھوں نے میدان جنگ کو ایک قومی قبرستان کی حیثیت دی تھی۔ لنکن کی تقریر کے یہ الفاظ ریاستہائے متحدہ کی رُوح کے آئینہ دار ہیں۔ یہ الفاظ ہمیشہ باقی رہیں گے۔

ستاسی سال قبل ہمارے آبا و اجداد نے اس براعظم پر ایک نئی مملکت کی بنیاد ڈالی تھی۔ انھوں نے آزادی کا تخیل پیش کیا اور خود کو اس نظریہ کے تحت وقف کر دیا کہ تمام اِنسان مساوی ہیں۔

اس وقت ہم ایک بڑی خانہ جنگی میں مبتلا ہیں اور اس آزمائش سے گذر رہے ہیں کہ ہماری قوم یا کوئی دوسری قوم جو اس قسم کا تصوّر رکھتی ہو عرصہ دراز تک قائم رہ سکتی ہے یا نہیں۔ ہم اس وقت ایک عظیم جنگ کے میدان میں جمع ہیں۔ ہم یہاں اس لئے آئے ہیں کہ اس میدان کے ایک حصہ کو ان لوگوں کے لئے ابدی آرام گاہ کی شکل دیدیں جنھوں نے اس ملک کی بقا کے لئے اپنی زندگیاں قربان کر دیں۔ یہ ایک نہایت مناسب اور صحیح کام ہے جو ہمیں انجام دینا چاہئے۔

لیکن وسیع تر معنوں میں ہم اس میدان کو نہ تو تقدس دے سکتے ہیں اور نہ بزرگی۔ وہ بہادر اِنسان جنھوں نے یہاں جنگ کی خواہ زندہ ہوں یا مُردہ، خود انھوں نے اس میدان جنگ کو تقدس کا درجہ دے دیا ہے اور اب اس کی عظمت میں کوئی اضافہ یا کمی کرنا ہمارے بس کی بات نہیں۔ ہم یہاں جو کچھ کہیں گے دُنیا اس کا کم خیال کرے گی اور زیادہ دن یاد بھی نہیں رکھے گی لیکن اس میدان میں لڑنے والوں نے جو کام کیا ہے دُنیا اسے فراموش نہیں کر سکتی۔ اب یہ ہم زندوں کا فرض ہے کہ اس میدان میں لڑنے والوں نے جس کام کو خوبی کے ساتھ آگے بڑھایا ہے لیکن جو ابھی نامکمل ہے اسے مکمل کرنے کیلئے خود کو وقف کر دیں۔ ہمارے سامنے جو عظیم کام باقی ہے ہمارا فرض ہے کہ ہم اس کی تکمیل میں لگ جائیں۔ ان معزز ہستیوں سے جو اب اس دنیا میں نہیں ہیں ہم اس مقصد کے لئے خلوص کے طلبگار ہوں جس کے لئے انھوں نے آخری قربانی تک دیدی۔ آیئے ہم یہاں یہ عہد کریں کہ ان کی موت کو ہم بے معنی نہ ہونے دیں گے اور اس قوم کو خدا کی رحمت کے سایہ میں آزادی کی ایک نئی زندگی عطا کریں گے اور یہ کہ عوام کی حکومت عوام کے ذریعہ اور عوام کے لئے دُنیا سے کبھی ختم نہیں ہوگی۔

ابرہام لنکن جذبۂ انسانیت صبر و ضبط اور عوام سے محبّت کی بنا پر نیز ایک ایسی حکومت کے لئے جو عوام کی ہو عوام کے ذریعہ ہو اور عوام ہی کے لئے ہو انھوں نے خود کو جسطرح وقف کیا اور پھر انھوں نے جسطرح زندگی گذاری اور جس انداز میں انکی موت واقع ہوئی یہ سب ایسی باتیں ہیں جن کی بدولت امریکہ کے سولہویں صدر ابرہام لنکن کو بنی نوع انسان کی تاریخ میں ایک بے مثال مُقام حاصِل ہے۔

قسمت

سنہ ۱۸۰۹ء میں جب لنکن پیدا ہوئے تو امریکہ میں غلامی کا رواج تھا۔ اس وقت ایسا معلوم ہوتا تھا کہ ابراہام لنکن کی زندگی ایک جاہل کسان کی طرح گذرے گی۔ یہ تو کسی کو امید نہ تھی کہ وہ ایکدن غلامی کے رواج کو ختم کردیں گے اور تمام امریکیوں کو آزاد اور مساوی درجہ دیں گے اور اسطرح دُنیا کی ایک عظیم ہستی بن جائیں گے۔ ان کی زندگی کے مطالعہ سے پتہ چلتا ہے کہ جمہوریت، انسانی حقوق اور فرد کے وقار اور مرتبہ کے حقیقی معنی کیا ہیں۔

امریکہ ۱۸۱۶ء انیسویں صدی کے اوائل میں امریکہ کی حیثیت ایک نئے اور توسیع پذیر ملک کی تھی۔ آزادی حاصل کئے ہوئے ابھی مشکل سے ۲۵ سال ہوئے تھے۔ غلامی کا رواج عہد نو آبادیات سے چلا آرہا تھا۔ بیشتر آباد کار مشرق کے آباد کار علاقوں سے نکل کر مغرب کا رُخ کر رہے تھے جہاں راستے تنگ نہیں تھے۔ ابرہام کے والد اسی نئے ملک میں اپنی روزی تلاش کرنے کی کوشش کر رہے تھے۔

خاندان لنکن کا باپ بڑھئی تھا لیکن حالات نے اسے مجبور کر دیا تھا کہ وہ گھر والوں کو روزی فراہم کرنے کیلئے جنگل میں شکار کیا کرے۔ ابرہام اس کی بہن اور گھر کی دیکھ بھال ابرہام کی مشفق ماں نینسی ہینکس لنکن کرتی تھی۔ لنکن نے ایک مرتبہ اپنی ماں کے احسانات کا ذکر کرتے ہوئے اعتراف کیا تھا کہ "میں جو کچھ بھی ہوں یا آگے چل کر جو کچھ بھی ہونگا اپنی ماں کی بدولت ہونگا۔ خدا ان پر اپنی رحمت نازل فرمائے۔"

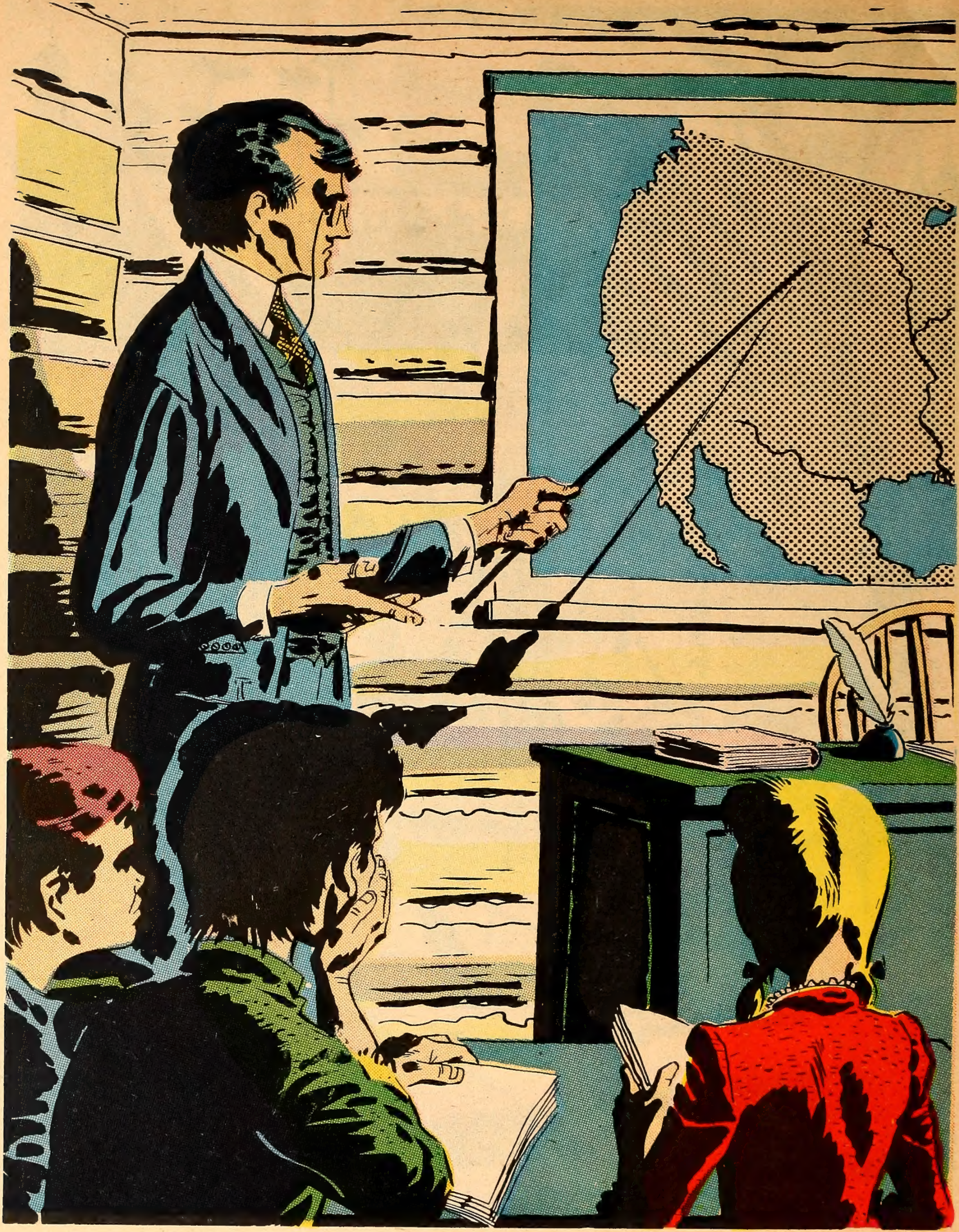

مدرسہ جب اس علاقہ میں ایک مدرسہ کھلا تو لنکن کی ماں نے اپنے بیٹے اور بیٹی دونوں کو مدرسے میں داخل کر دیا۔ داخلہ کے وقت ماں نے نصیحت کرتے ہوئے کہا کہ "تمہیں علم حاصل کرنا چاہیئے تاکہ تم جب بڑے ہو تو ایک عقلمند آدمی اور اچھے انسان بنو"۔ ابرہام نے یہ الفاظ ہمیشہ یاد رکھے۔

انڈیانا ابرہام کی عمر ابھی سات سال کی تھی کہ ان کے والد نے اپنے گھر والوں کو انڈیانا کے ایک مزرع میں منتقل کر دیا۔ اس وقت یہ جگہ تقریباً ویران تھی۔ یہاں سردیوں کی آمد سے پہلے لنکن کے گھر والوں نے اپنے گھر کی تعمیر کے لئے جنگل صاف کرنا شروع کر دیا۔ سردیاں سر پر آچکی تھیں اس لئے انھوں نے جلدی جلدی بغیر کسی احتیاط کے لکڑیوں کا ایک گھر تعمیر کر لیا۔ یہاں کوئی مدرسہ نہیں تھا اسلئے ابرہام نے کھیت میں کام شروع کر دیا۔

المیہ ۱۸۱۸ء کے موسمِ خزاں میں اس علاقہ میں ایک عجیب بیماری پھیلی جس میں بہت سے لوگ اور مویشی ہلاک ہو گئے۔ ابرہام کی ماں بھی اس بیماری کا شکار ہو گئی۔ وہ ایک ہفتہ بیمار رہ کر چل بسی۔ ابرہام لنکن نے اپنے باپ کے ساتھ مل کر اپنی ماں کے لئے جس نے سب کی اس محبّت کے ساتھ خدمت کی تھی لکڑی کا ایک تابوت تیار کیا۔

تنہائی لنکن کے گھر والوں نے سردیوں کا موسم افسردگی اور تنہائی میں گذرا۔ بچّے ماں سے محروم ہو گئے تھے۔ باپ بدستور شکار میں مصروف رہتا تھا اور بچّے جنگل کے گھر میں اپنا وقت تنہائی میں گذارتے تھے۔ راتوں کی تنہائی میں ابرہام لنکن اپنی بہن کو تسلّی اور تشفّی دیتے تھے۔

دوسری ماں

وہ دن بڑی مسرت کا تھا جب ان بچوں کا باپ ان کے لئے ایک نئی ماں کو لایا۔ یہ خاتون ایک بیوہ تھی جس کے ایک لڑکا اور دو لڑکیاں پہلے شوہر سے تھے۔ یہ بڑی باصلاحیت اور منظم خاتون تھیں۔ انھوں نے جلد ہی اجڑے ہوئے گھر کو آباد کر دیا۔ ابرہام کی جھونپڑی میں اب پھر پیار و محبت کی فضا پیدا ہو گئی۔

مسئلہ

جب ابرہام گیارہ سال کے ہوئے تو ان کے مزرع کے پاس ایک مدرسہ قائم ہوا۔ اب مسئلہ یہ درپیش تھا کہ ابرہام کو مدرسہ میں داخل کیا جائے یا نہیں۔ باپ کا کہنا یہ تھا کہ ابرہام جیسا مضبوط اور بڑا لڑکا مدرسہ کی نسبت مزرع میں زیادہ مفید ثابت ہوگا۔ لیکن ماں کا کہنا تھا کہ اسے مدرسہ بھیجنا چاہئے۔

کتابیں

ماں کے اصرار پر مدرسہ میں داخل کر دیا گیا۔ کتابوں سے ابرہام کی محبت کا آغاز یہیں سے ہوا۔ ابرہام کی چونکہ ہر وقت مزرع میں ضرورت رہتی تھی اس لئے وہ پابندی سے تعلیم حاصل نہ کر سکے۔ انھوں نے مشکل سے ایک سال مدرسہ میں تعلیم حاصل کی لیکن پڑھنے کی کوئی چیز انھیں مل جاتی تو اسے پڑھے بغیر نہیں چھوڑتے تھے۔

بعض اوقات وہ کتاب لینے اور واپس کرنے کے لئے میلوں پیدل جاتے تھے۔

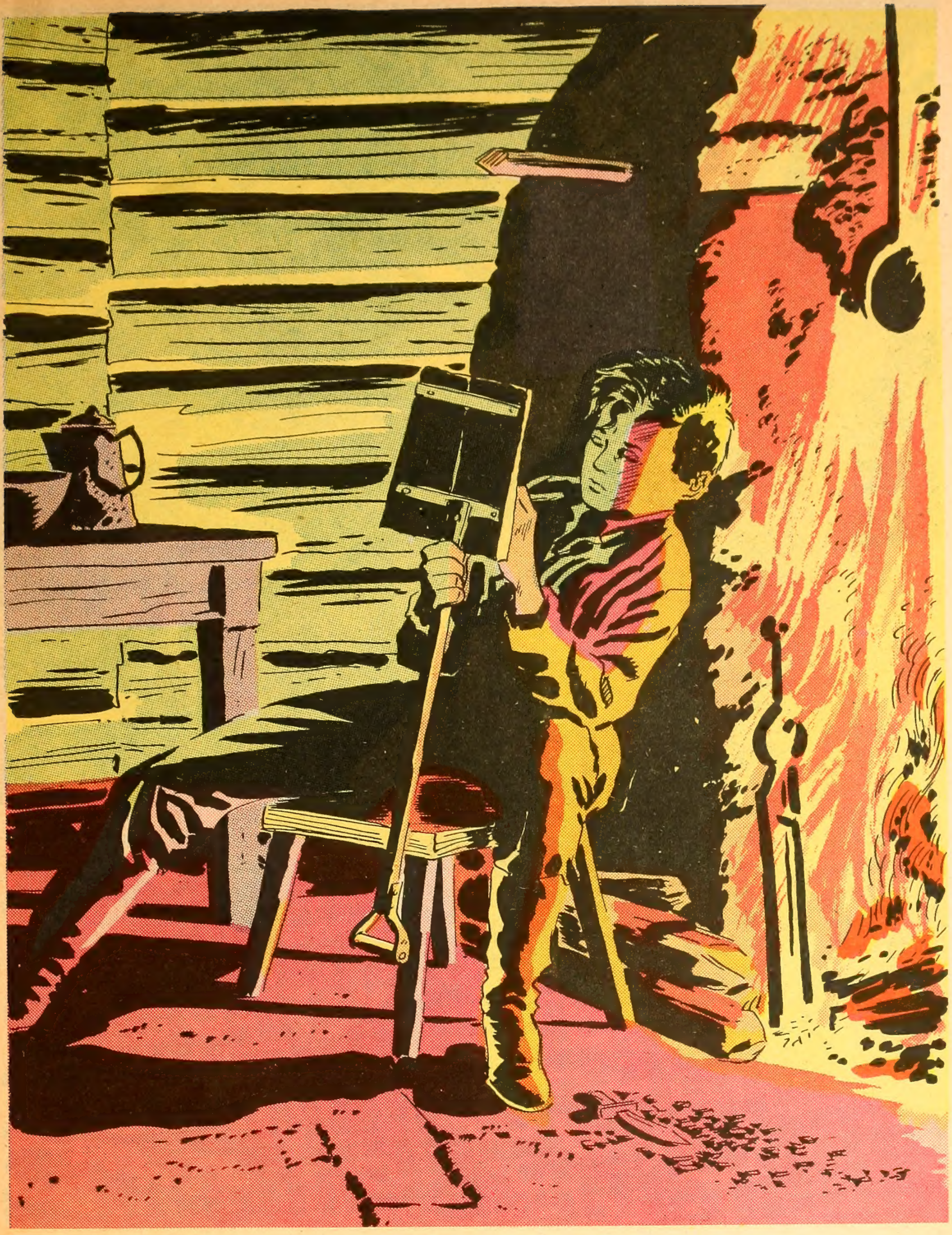

مُطالعہ دن کو کھیتوں میں کام کرنے کے بعد ابرہام مکان کے آتشدان میں جلنے والے کوئلہ کی روشنی میں کتابیں پڑھتے تھے اور کوئلہ سے لکڑی کے بیلچوں پر عبارتیں لکھا کرتے تھے۔ جب بیلچہ تحریروں سے بھر جاتا تھا تو اس کو مٹا کر پھر لکھنا شروع کر دیتے تھے۔

غلامی انیس سال کی عمر میں لنکن نے دریائے مسی سیپی کے راستہ کشتی میں بیٹھ کر نیو آرلینز تک سفر کیا۔ یہاں انھوں نے پہلی مرتبہ غلاموں کو دیکھا۔ ان کی حالت دیکھ کر ابراہام کو غلامی کی رسم سے نفرت ہوگئی۔ اس کے کچھ عرصہ بعد لنکن کے گھر والوں نے ایک بار پھر مغرب کا رُخ اختیار کیا۔ اب وہ الی نوائے پہونچ گئے۔ یہاں انھوں نے ازسرِ نو زمین صاف کی اور لکڑی کا مکان بنایا۔

کلرک بائیس سال کی عمر میں لنکن الی نوائے کے ایک سرحدی اسٹور میں کلرک ہو گئے۔ ان کے خیالات، دیانت ان کے ہنسی مذاق اور نرم مزاجی کی وجہ سے لوگ ان کی طرف کھنچنے لگے۔ وہ بحث مباحثے اور باتوں میں تو طاق تھے ہی لیکن اس کے علاوہ مملکتی امور سے بھی واقفیت رکھتے تھے۔ چنانچہ دوستوں نے ریاست الی نوائے کی مجلسِ قانون ساز کے انتخابات میں کھڑے ہونے کے لئے ابرہام کی حوصلہ افزائی کی۔

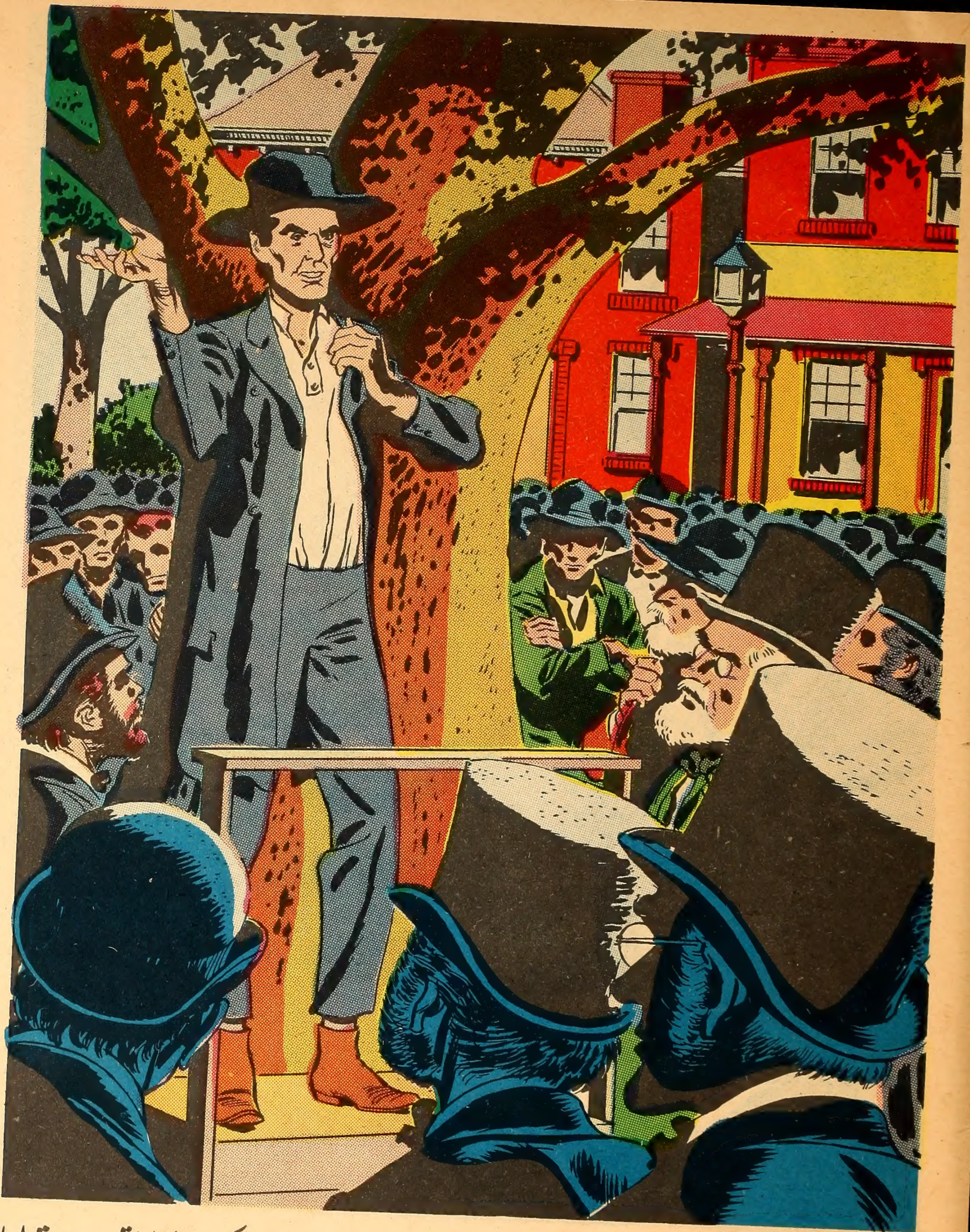

مجلسِ قانون ساز

لنکن جب سیاست میں داخل ہوئے تو ان کی عمر ۲۵ سال تھی۔ ان کا قد لمبا تھا اور وہ چوڑے چھجے کی ٹوپی پہنتے تھے۔ ان کی قمیص گھر کی بنی ہوئی ہوتی تھی، کوٹ لمبا ہوتا تھا اور پاجامہ ٹخنوں سے اونچا۔ اجنبی لوگوں کو دیکھنے میں وہ مسخرے جیسے نظر آتے تھے۔ لیکن جب وہ تقریر کرتے تھے تو لوگوں کے دلوں سے ان کے حلیے کے بھدے پن کا احساس غائب ہو جاتا تھا۔ ۱۸۳۴ء میں وہ الی نوائے کی مجلسِ قانون ساز کے رکن منتخب ہوئے۔

قانون ریاستی مجلسِ قانون ساز کی رکنیت کے زمانہ میں لنکن نے اپنے فرصت کے اوقات میں قانون کا مطالعہ کیا۔ وہ ریاستی مجلسِ قانون ساز میں تین مرتبہ منتخب ہوئے۔ سنہ ۱۸۳۶ء میں انھوں نے وکالت شروع کی۔ جب موکل ان کو فیس نہیں دے سکتے تھے تو وہ ان سے زرعی پیداوار کی شکل میں معاوضہ حاصل کر لیتے تھے۔

رومان لنکن کو ایک خاتون این رٹلج سے محبّت ہوگئی تھی لیکن وہ شادی سے پہلے ہی مرگئی۔ اس واقعہ نے لنکن کا دل توڑ دیا۔ اب اپنا غم غلط کرنے کے لئے انھوں نے خدمتِ خلق کی طرف ساری توجہ پھیر دی۔ چند سال بعد جبکہ وہ وکالت کرتے تھے میری ٹاڈ سے ان کی ملاقات ہوئی اور ۱۸۴۳ء میں دونوں کی شادی ہوگئی۔ اب لنکن کے دوست چاہتے تھے کہ لنکن امریکی کانگریس کی رُکنیت کے لئے کھڑے ہوں۔

کانگریس ۳۷ سال کی عمر میں لنکن قومی سیاسیات کے میدان میں داخل ہوئے اور کانگریس کے ایوان زیریں یعنی نمائندگان میں منتخب ہوئے۔ ایوان کے رُکن کی حیثیت سے انھوں نے غلامی کی رسم کی انتھک مخالفت کی اور نئی ریاستوں اور علاقوں میں غلامی کو پھیلنے سے روکنے کی کوشش کی۔

اختلاف

غلاموں کی حیثیت سے جو لوگ کام کرتے تھے وہ نیگرو باشندے تھے جن کو نوآبادیاتی دور میں امریکہ لایا گیا تھا۔ غلامی کے رواج پر اب ملک میں سخت اختلاف پیدا ہو گیا تھا۔ لنکن نے ایک آزاد ملک میں ایک ایسے نظام کی مخالفت کی جس میں ایک انسان دوسرے انسان کو غلام بنائے۔ یہ ان کا عقیدہ تھا اور اس کے مطابق انھوں نے تبلیغ بھی کی کہ ہر شخص کو آزاد رہنے کا دوامی اور مقدس حق حاصل ہے۔

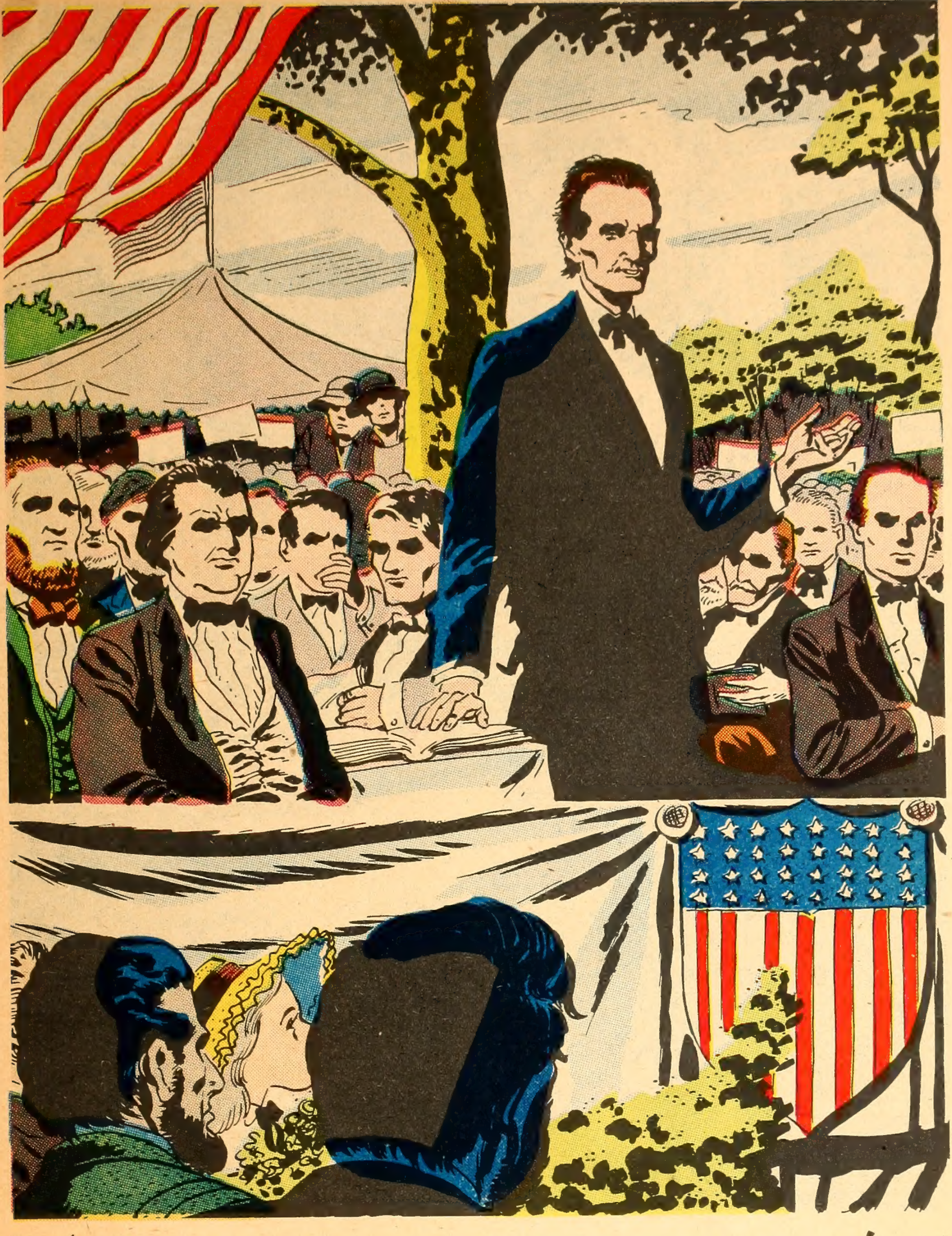

مباحثے سنہ ۱۸۵۸ء میں جب یہ ظاہر ہونے لگا کہ غلامی ریاستہائے متحدہ کے مزید علاقوں میں پھیل جائے گی تو لنکن نے وکالت ترک کر دی اور امریکی کانگریس کی رکنیت کے لئے کوشش کی۔ اس انتخابی مہم کے سلسلہ میں ان کو اپنے مدمقابل اسٹیفن۔ اے۔ ڈگلس سے کئی مباحثے کرنے پڑے۔ انتخابات میں تو ڈگلس کو کامیابی ہوئی لیکن لنکن کی سارے ملک میں شہرت ہو گئی۔

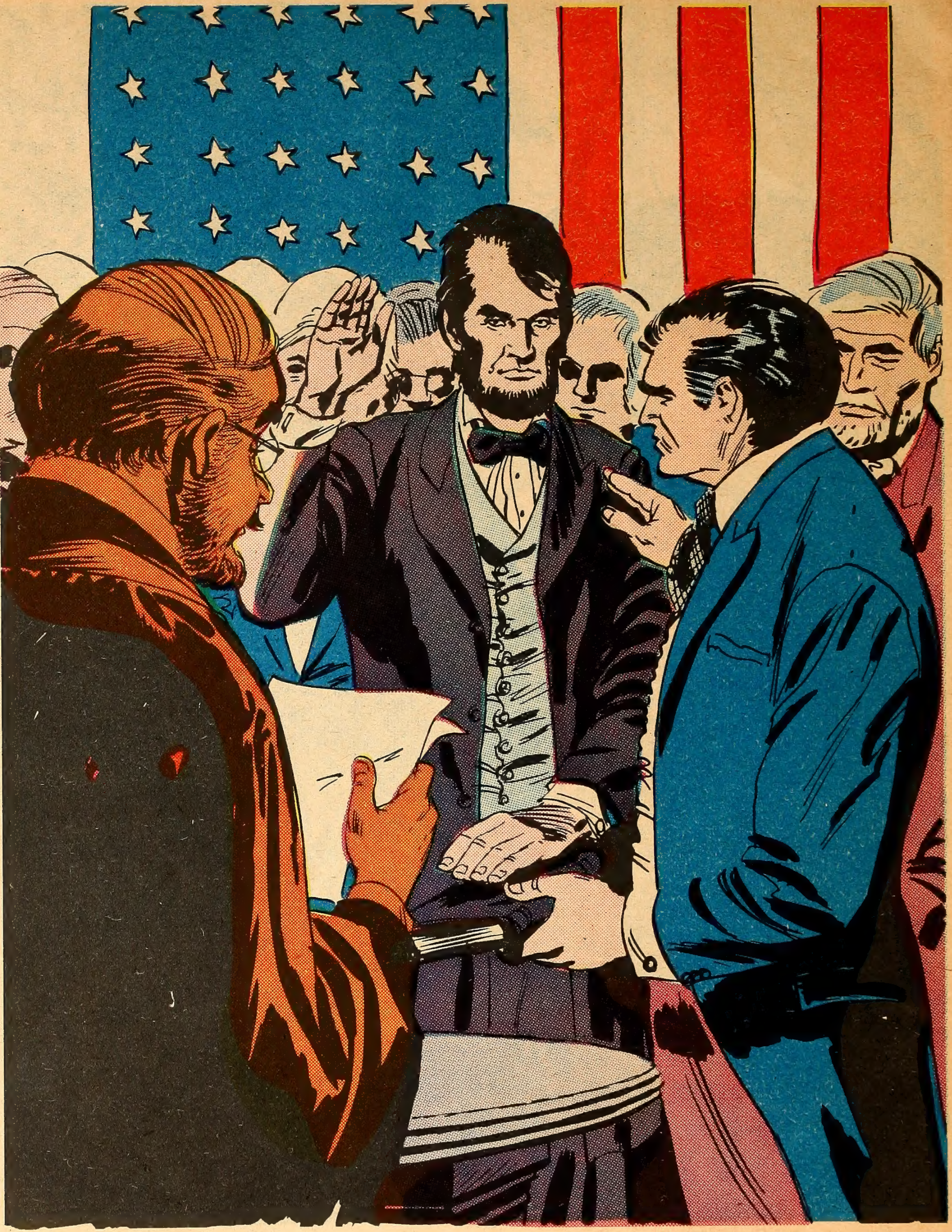

صدر لنکن نے پوری جرأت کے ساتھ غلامی کے خلاف جدوجہد جاری رکھی۔ ۱۸۶۰ء میں ایک سخت کشمکش کے بعد وہ ریاستہائے متحدہ کے صدر منتخب ہوگئے۔ ملک میں ہرطرف بے اطمینانی تھی۔ غلامی کے مسئلہ کی وجہ سے ملک کے دو حصوں میں تقسیم ہوجانے کا اندیشہ پہلے ہی سے تھا لنکن جب صدر منتخب ہوگئے تو یہ اندیشہ صحیح ثابت ہوا۔ جنوب کی گیارہ ریاستیں امریکی یونین سے علیحدہ ہوگئیں اور امریکہ کی اتحادی ریاستوں کے نام سے دوسری یونین بنالی۔

جنگ بڑے بحث ومباحثے اور امن کے لئے لنکن کی کوششوں کے باوجود اتحادی ریاستوں نے امریکی یونین کے ایک قلعہ پر گولی چلا کر ملک کو ایک خونریز خانہ جنگی (۱۸۶۱–۶۵) میں جھونک دیا۔ انسان دوست لنکن کو اس سے بڑا رنج پہنچا۔ صرف یہی نہیں کہ غلامی کا قابل نفرت رواج جاری رہا بلکہ اس کے اہل وطن ایک دوسرے کا گلا کاٹ رہے تھے اور اس طرح بڑا جانی نقصان ہو رہا تھا۔

مَقاصِد اب لنکن کے سامنے دو مقاصد تھے ۔ اپنے ملک کو پھر سے متحد کرنا اور غلاموں کو آزادی دلانا۔ ایک رحمدل انسان ہونے اور یونین کی فوجوں کے کمانڈر انچیف ہونے کی حیثیت سے ان کا کام اعتراضوں کی وجہ سے پیچیدہ ہو گیا تھا۔ لنکن امن کے لئے دعا کرتے رہے اور اپنے مقاصد پر بھی جمے رہے۔ کچھ عرصہ بعد جنگ کا پانسہ یونین کے حق میں ہو گیا۔

آزادی بالآخر ۱۸۶۳ء میں عین جنگ کے دوران تاریخ کا ایک بہت بڑا فیصلہ ہوا۔ لنکن نے اعلان آزادی جاری کر کے غلاموں کو آزاد کر دیا۔ لنکن کا دل اپنے اہل وطن کے لئے جو میدان جنگ میں موت کا نشانہ بن رہے تھے۔ خون کے آنسو رو رہا تھا۔ اب انھوں نے تمام توجہ امن قائم کرنے اور یونین کو پھر سے متحد کرنے کی طرف کر دی۔

گیٹسبرگ کی تقریر ۱۸۶۳ء کے آخر میں لنکن نے ایک تقریر کی جس نے تاریخ میں بڑی شہرت حاصل کی۔ گیٹسبرگ کے مقام پر ایک میدان جنگ کو قومی یادگار بنانے کی تقریب کے موقع پر تقریر کرتے ہوئے انھوں نے وہ غیر فانی الفاظ کہے جو جمہوری نصب العین کی بڑی خوبی سے وضاحت کرتے ہیں یعنی ”. . . . عوام کی حکومت۔ عوام کے ذریعہ عوام کے لئے اس دنیا سے ختم نہیں ہوگی۔“

دوبارہ انتخاب صدر منتخب ہو جانے کے بعد شروع شروع میں لنکن کی ہر دلعزیزی کو بڑا نقصان پہنچا لنکن اس کے باوجود ۱۸۶۴ء میں وہ دوبارہ صدر منتخب ہو گئے۔ بہت سے لوگوں نے ان پر الزام لگایا کہ ریاستوں کے درمیان افتراق اور جنگ کے ابتدائی دنوں میں یونین کی فوجوں کی شکستوں کی ذمہ داری ان ہی پر عائد ہوتی ہے لیکن ان کے اعلان آزادی نے اور یونین کی فوجوں کی تازہ فتوحات نے شمالی ریاستوں میں ان کے اثر کو بڑھا دیا۔

امن سنہ ۱۸۶۵ء میں جنگ قطعی طور پر ختم ہو گئی اور یونین کی فوجوں کو فتح حاصل ہوئی۔ اب ایک ہی خاندان کے لوگ دوسرے خاندان والوں سے برسرِ پیکار نہیں تھے۔ جنگ کا المیہ چار سال تک جاری رہا۔ اب آزادی اور امن کا دور دورہ ہو گیا اور یونین کو بچا لیا گیا۔ ملک کے لوگ خوشی اور مسرّت سے دیوانے ہو گئے۔ سارے ملک کے کلیساؤں میں شکرانہ کی عبادت کی گئی۔

قتل

لنکن کی زندگی اتنی نہیں ہو سکی کہ وہ امن اور اتحاد سے متعلق اپنے منصوبوں کو پروان چڑھتا دیکھ لیتے جنگ سے نجات ملے ابھی پانچ دن ہی ہوئے تھے کہ واشنگٹن کے ایک تھیئٹر میں ایک جنوبی ایکٹر جس کا نام جان ولکس بوتھ تھا اور جنوبی علاقہ کا رہنے والا تھا لنکن کے سر میں گولی مار دی۔ چند گھنٹوں بعد لنکن کا انتقال ہو گیا۔ لیکن وہ اپنا عظیم کام پورا کر چکے تھے۔

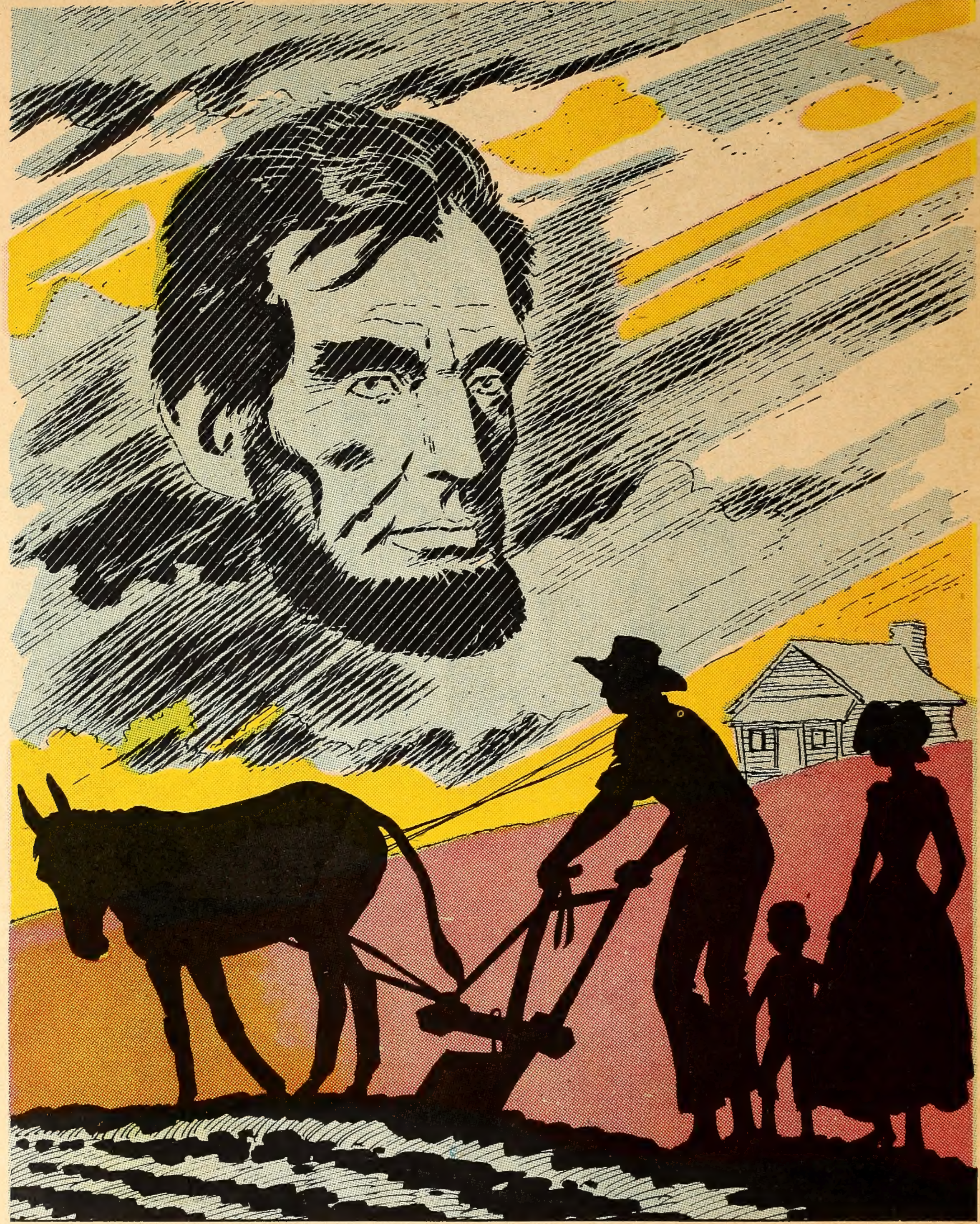

اِنسانؔ دوستی

امن سے متعلق لنکن کے منصوبے ان کی دَانشمندی اور اِنسان دوستی کا ثبوت ہیں۔ وہ اس خیال سے متفق نہیں تھے کہ جنوب کی باغی ریاستوں کو جنگ شروع کرنے کی سزا دی جائے۔ انھوں نے کہا "کینہ سے دلوں کو صاف رکھ کر اور سب کے ساتھ حُسن سلوک کر کے... ہمیں اہل ملک کے زخموں کی مرہم پٹّی کرنی چاہیئے۔"

مِیراث

اہل امریکہ کے لئے اور کئی دُوسرے ملکوں کے لئے ابرہام لنکن جمہوُریت اور انسان دوستی کا ایک نمونہ ہیں۔ عوام، آزادی اور انسان کی فلاح و بہبُود سے متعلق ان کے جو خیالات تھے وہ اہل امریکہ کے مسلک کی بنیاد ہیں۔ لنکن کی زندگی کا مطالعہ ایک ملک کی رُوح اور جذبات کو سمجھنے کے مترادف ہے۔

PRODUCED BY THE UNITED STATES INFORMATION SERVICE